فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ ۲۷ امان ۱۳۵۳ہش ۲۷ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۶۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ امان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت پہلے کی نسبت اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۶ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ احباب خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔

ربوہ ۲۶ امان۔ ہمارے تین مبلغینِ اسلام یعنی مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح، مکرم عزیز الرحمٰن صاحب خالد اور مکرم منصور احمد صاحب بشیر بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغِ اسلام ادا کرنے کے بعد کل ۲۷ امان بروز بدھ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ مقامی احباب ۶ بجے شام سٹیشن پر پہنچ کر ان کا خیر مقدم کریں۔

(وکالتِ تبشیر)

---

۲۳ مارچ کا تاریخی دن جماعتِ احمدیہ کیلئے دوہری خوشی کا باعث ہے

اس دن غلبۂ اسلام کی روحانی بنیاد رکھی گئی اور پھر اسی تاریخ کو قیامِ پاکستان کے ذریعہ اسلام کی مادی ترقی کی بنیاد قائم کی گئی

یومِ مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر علمائے سلسلہ احمدیہ کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ـــــ ۲۳ مارچ ۱۹۷۴ء (۲۳ امان ۱۳۵۳ ہش) کو یومِ مسیح موعودؑ کی مبارک تقریب پر مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں منعقدہ جلسہ میں علمائے سلسلہ نے ایمان افروز تقاریر فرمائیں جن میں انہوں نے بتایا کہ ۲۳ مارچ کا تاریخی دن ہمارے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ آج سے ۸۵ برس قبل ۱۸۸۹ء میں اسی تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ازسرِ نو دنیا میں بلند کرنے اور اسلام کو روحانی طور پر دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی اور پھر آج سے ۳۴ برس قبل اسی تاریخ کو یعنی ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو ہی قرار دادِ پاکستان پاس کی گئی جس کے ذریعہ گویا اسلام کی ترقی اور اس کے احیاء کی مادی بنیاد رکھی گئی۔ پس آج کی تاریخ جماعتِ احمدیہ کے لئے دوہری خوشی کا باعث ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم دنیا میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور پاکستان کے استحکام اور اس کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں اور پھر جائزہ لیں کہ اس سلسلے میں ہم اپنی ذمہ داریوں کو کس حد تک ادا کر رہے ہیں؟

یومِ مسیح موعودؑ کی تاریخی تقریب پر یہ جلسہ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام مسجد مبارک میں صبح نو بجے زیرِ صدارت محترم مولانا ابو العطاء صاحب شروع ہوا۔ مقامی احباب بکثرت اس میں شامل ہوئے۔ خواتین کے لئے بھی بر عایت پردہ اس میں شمولیت کا انتظام تھا چنانچہ وہ بھی بکثرت شامل ہوئیں۔

کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم مظفر احمد صاحب منصور نے کی۔ مکرم صالح محمد خان صاحب، شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم صاحب صدر نے مختصر طور پر اس جلسہ کے پروگرام کی تفصیل بیان فرمائی جس کے بعد مکرم عطاء المجیب صاحب راشد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر شروع فرمائی۔ جس میں پہلے آپ نے مختصر طور پر بتایا کہ بعثتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی۔ ان پر مایوسی چھائی ہوئی تھی اور وہ بے اختیار آسمانی مدد کے طلبگار تھے۔ ہر طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے تھے اور اس کا کوئی دفاع نہیں کر رہا تھا۔ ایسی حالت میں قرآن کریم کی پیشگوئی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارات کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کے بطلِ جلیل کی حیثیت سے مبعوث کیا اور اس طرح آخری زمانہ میں غلبۂ اسلام کے دَور کا احیاء ہوا۔ حضور علیہ السلام کی بعثت سے مسلمانوں کے قلوب میں امید کی شمع روشن ہوئی۔ حضورؑ نے اسلام کا کامیاب دفاع کیا۔ عقائد میں جو خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں ان کی اصلاح کی۔ اسلام کو ایک زندہ مذہب اور قرآن کو ایک زندہ کتاب کے طور پر پیش کیا اور ایک ایسی جماعت قائم فرمائی جس کے ذریعہ غلبۂ اسلام مقدّر ہو چکا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر نے اپنی نظم پڑھی جس کے بعد مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ نے تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کا موضوع "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور کسرِ صلیب" تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت کس طرح عیسائیت کا زور تھا اور وہ دُنیا پر چھا جانے کا خواب دیکھ رہی تھی مگر حضور علیہ السلام نے مبعوث ہو کر ہر لحاظ سے عیسائیت کا کامیاب مقابلہ کیا اور صحیح معنوں میں کسرِ صلیب کا فریضہ ادا کیا۔ حضورؑ نے وفاتِ مسیحؑ کے ایسے ناقابلِ تردید ثبوت مہیّا کئے کہ جن کا آج دوست دشمن سب کو اعتراف ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے اپنی نظم پڑھ کر سنائی جس کے بعد محترم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلادِ عربیہ و افریقہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلبۂ اسلام کے متعلق پیشگوئیوں کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے آغاز میں آپ نے بتایا کہ کس طرح آج سے ۸۵ برس قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کے تاریخی دن جماعتِ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ پھر آپ نے حضور علیہ السلام کے متعدد و نہایت ایمان افروز ارشادات پڑھ کر سنائے جو کہ سب غلبۂ اسلام پر مشتمل ایمان افروز پیشگوئیوں پر مشتمل تھے۔

اِس تقریر کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب عابد نے اپنی نظم پڑھی۔

آخر میں صدرِ جلسہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے آج کے دن کی تاریخی اہمیّت کو واضح فرمایا اور اپنی مختصر صدارتی تقریر میں بتایا کہ ۲۳ مارچ کا تاریخی دن ہمارے لئے دوہری خوشی کا باعث ہے کیونکہ آج سے ۸۵ برس قبل اسی تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دُنیا میں اسلام کے روحانی غلبہ کی بنیاد رکھی اور حضورؑ کو یہ بشارت دی کہ

"بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد"

اور پھر آج سے ۳۴ برس قبل اسی تاریخ کو برّ صغیر کے مسلمانوں نے قرار دادِ پاکستان منظور کر کے اسلام کی ترقی کی مادی بنیاد قائم کی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اِس یقین پر قائم ہیں کہ غلبۂ اسلام کا مرکز پاکستان ہے اور پاکستان کی اسلامی مملکت اللہ تعالےٰ کی خاص تقدیر کے ماتحت قائم ہوئی ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک الفاظ میں

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷؍امان ۱۳۵۳ھش

زندہ مذہب کی ایک بیّن علامت

مذہب کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان کو حیّ و قیّوم خدا کی ہستی اور اس کی صفات پر زندہ حقیقی اور کامل ایمان و ایقان نصیب ہو اور وہ حسبِ استعداد اپنے وجود میں اس کی تجلیات کا مشاہدہ کر کے اس کے افضال و انعامات اور فیوض و برکات کا مورد بن سکے۔ چونکہ اس آخری زمانہ میں مذہب کی یہ بنیادی غرض فراموش کر دی گئی تھی اور لوگوں کو خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات پر حقیقی ایمان حاصل نہیں رہا تھا اس لئے خدائی افضال و انعامات اور فیوض و برکات سے بہرہ ور ہونے کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا اور مذہب کا تمام تر دار و مدار محض قصّوں اور کہانیوں پر آ رہا تھا۔ چنانچہ اسی آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزندِ جلیل اور نائب خاص سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اسی لئے ظہور میں آئی تا آپ لوگوں کو سچے خدا کا پتہ دیں اور اسلام پر انہیں کاربند کرا کے زندہ خدا کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم کر دکھائیں۔ چنانچہ آپ نے مذہب کی اصل اور بنیادی غرض کو شرح و بسط کے ساتھ واضح فرمانے کے بعد دنیا کو اپنے وجود میں زندہ خدا کی زندہ تجلیات اور تازہ بتازہ نشانات کا مشاہدہ کرا کے دُنیا پر بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ آشکار فرمایا کہ مذہب کی اصل اور بنیادی غرض کو صرف ایک ہی مذہب پورا کر سکتا ہے اور وہ ہے اسلام کیونکہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے، اس کا رسولؐ ایک زندہ رسولؐ ہے، اس کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے اور اس بناء پر وہ خود ایک زندہ مذہب ہے۔ باقی تمام مذاہب مردہ ہو چکے ہیں۔

اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس امر پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی کہ آخر متعدد مذاہب موجود ہونے کے باوجود مذہب کی اصل اور بنیادی غرض دنیا سے کیوں مفقود ہوئی اور لوگ اسے کیوں فراموش کر بیٹھے۔ آپ نے واضح فرمایا کہ اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ جملہ مذاہب والے اس وہم میں مبتلا ہو گئے کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی بعض صفات معطل ہو چکی ہیں۔ مثال کے طور پر یہ بات سب کے ہی دل میں بیٹھ گئی کہ خدا تعالیٰ نے اب کلام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یعنی یہ کہ وہ پہلے تو اپنے بندوں سے ہمکلام ہوتا تھا لیکن فلاں فلاں نبی یا مامور من اللہ کے بعد اب خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کلام کرنا بند کر دیا ہے۔ یہ ایسی بنیادی غلطی تھی جس کے نتیجہ میں ایمان باللہ کمزور ہوتا چلا گیا اور اس کی حیثیت رسمی ایمان سے زیادہ نہ رہی۔ حد یہ ہے کہ خود مسلمانوں نے بھی یہ کہنا شروع کر دیا کہ اب الہام الٰہی کا دروازہ بند ہو چکا ہے حتیٰ کہ کسی کو خواب میں بھی کوئی بشارت ملے تو وہ خواب کتنا ہی سچّا اور منجانب اللہ کیوں نہ ہو وہ دوسروں کیلئے تو درکنار خود خواب دیکھنے والے کے لئے بھی حجت نہیں ہو سکتی سو گویا اس طرح تعلق باللہ کا امکان ہی ختم ہو کر رہ گیا اور مذہب کا مدار تمام تر قصّوں اور کہانیوں پر ہی آ رہا۔ یعنی حقیقت مفقود ہو گئی اور اہلِ مذاہب کے پاس محض قصّے ہی قصّے رہ گئے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں مذہب کی اصل اور بنیادی غرض کو آشکار فرمایا وہاں ساتھ ہی آپ نے اس بنیادی غلطی سے لوگوں کو آگاہ فرما کر اس کی نہایت پُر زور طریق پر تردید فرمائی۔ مثال کے طور پر آپ نے حقیقی ایمان باللہ اور اس کے حصول کے حتمی اور یقینی ذریعہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

”سب سے مقدم انسان کا یہ فرض ہے کہ خدا پر یقین حاصل کرے اور اُس مذہب کو اختیار کرے جس کے ذریعہ سے یقین حاصل ہو سکتا ہے تا وہ خدا سے ڈرے اور گناہ سے بچے۔ مگر ایسا یقین حاصل کیونکر ہو؟ کیا یہ صرف قصّوں کہانیوں سے حاصل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا یہ محض عقل کے ظنّی دلائل سے میسّر آ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس واضح ہوا کہ یقین کے حاصل ہونے کی صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس کے خارق عادت نشان دیکھے اور بار بار کے تجربہ سے اُس کی جبروت اور قدرت پر یقین کرے یا ایسے شخص کی صحبت میں رہے جو ایسے درجہ تک پہنچ گیا ہے۔“

(نسیم دعوت صفحہ ۸۱، ۸۲)

اس کے بعد آپ نے اس امر پر خاص زور دیا کہ سچا مذہب صرف وہی مذہب ہو سکتا ہے جس میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دے چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

”وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان اور خدائی مُہر اپنے ساتھ رکھتا ہو تا معلوم ہو کہ وہ خاص خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے ہے ۔ ۔ ۔ ۔ سچے مذہب پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور خدا اس کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے کہ میں موجود ہوں۔ جن مذاہب کی محض قصّوں پر بناء ہے وہ بُت پرستی سے کم نہیں۔ اُن مذاہب میں کوئی سچائی کی رُوح نہیں ہے۔ اگر خدا اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے تھا اور اگر وہ اب بھی بولتا ہے اور سُنتا ہے جیسا کہ پہلے تھا تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ اس زمانہ میں ایسا چُپ ہو جائے کہ گویا موجود نہیں۔ گویا اب کچھ بھی نہیں۔ سو سچّا وہی مذہب ہے کہ جو اس زمانہ میں بھی خدا کا سُننا اور بولنا دونوں ثابت کرتا ہے۔ غرض سچے مذہب میں خدا تعالیٰ اپنے مکالمہ مخاطبہ سے اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہے۔“

(چشمہ مسیحی صفحہ ۱۹، ۲۰)

بناء بریں یہ ضروری ہوا کہ ہر طالب حق اُس مذہب کو قبول کرے جس کا خدا ایک فرضی خدا نہ ہو بلکہ زندہ خدا ہو جو مکالمہ اور مخاطبہ کے ذریعہ اپنے وجود کی آپ خبر دیتا ہو۔ چنانچہ آپ نے مزید رقم فرمایا:۔

”طالب حق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ اُس مذہب کو پسند کرے جس کا خدا ایک فرضی خدا نہ ہو جو محض قصّوں اور کہانیوں کے سہارے سے مانا گیا ہو اور ایسا نہ ہو کہ صرف ایک مُردہ سے مشابہت رکھتا ہو کیونکہ اگر ایک مذہب کا خدا صرف مُردہ سے مشابہ ہے جس کا قبول کرنا محض اپنی خوش عقیدگی کی وجہ سے ہے نہ اس وجہ سے کہ اُس نے اپنے تئیں آپ ظاہر کیا ہے تو ایسے خدا کا ماننا اُس پر احسان کرنا ہے۔ اور جس خدا کی طاقتیں کچھ محسوس نہ ہوں اور اپنے زندہ ہونے کے علامات وہ آپ ظاہر نہ کرے اُس پر ایمان لانا بے فائدہ ہے۔“

(نسیم دعوت صفحہ ۱۲، ۱۳)

الغرض خدا تعالیٰ کی بے ہمتا ذات اور اس کی غیر محدود صفات کے بارہ میں کامل اور زندہ یقین محض قصوں اور کہانیوں یا عقل کے ظنّی دلائل سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے حصول کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے مکالمہ کے ذریعہ سے اُس کے خارق عادت نشان دیکھے اور بار بار کے تجربہ سے اُس کی قدرت اور جبروت پر یقین کرے یا ایسے شخص کی صحبت میں رہ کر جو اس درجہ تک پہنچ گیا ہے اللہ تعالیٰ کے خارق عادت نشانوں کے مشاہدے سے مستفیض ہو۔ اسکے بغیر خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ یقین اور کامل ایمان نصیب نہیں ہو سکتا۔ ایک زندہ مذہب کی یہی بیّن علامت ہے کہ وہ تازہ بتازہ نشانوں کے ذریعہ انسانوں کو زندہ ایمان کی دولت سے مالا مال کر دکھاتا ہے اور اس طرح ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آخری زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے اپنے وجود میں زندہ خدا کی زندہ تجلیات اور تازہ بتازہ نشانات مشاہدہ کرا کے اور اپنے متبعین کو تعلق باللہ کی دولتِ لازوال سے مالا مال کر کے دنیا پر آشکار کر دکھایا کہ دُنیا میں زندہ مذہب صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔

تمنّا

ایک ہی دُھن سوار ہے سر پہ
دِل میں ہے ایک ہی لگن اے دوست
اب فقط ایک ہی تمنّا ہے
تُو بنے رُوح، مَیں بدن اے دوست

(مکرم محمود الحسن امین آبادی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیت اولاد

مکرم مولوی انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے
قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ
نَارًا ۔

یعنی اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے والدین کو اس طرف توجہ دلائی کہ جہاں انسان اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے تا وہ اپنی دنیاوی اور اخروی زندگی کو سنوار سکے اور یوم آخرت کی رسوائی سے نجات حاصل کر سکے اسی طرح وہ اپنے اولاد کی اصلاح کی بھی کوشش کرے۔

دنیا میں مختلف قسم کے انسان پائے جاتے ہیں اور ان کی مختلف امیدیں اور خواہشیں ہوتی ہیں۔ بعض کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے ہاں کثرت اولاد ہو وہ ان کی اچھی یادگار اور عمدہ تربیت اور اخلاق کی مالک ہو لیکن وہ اس کے لئے تیاری نہیں کرتے اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی اصلاح و تربیت کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اس طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :۔

لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کی عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ . . . . . .

اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح قرآن میں بیان فرمایا ہے
رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

یعنی خدایا تو ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما دے اور یہ تب ہی میسر آ سکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا اولاد اگر نیک اور متقی ہو تو یہ ان کا امام ہی ہوگا اس سے گویا متقی ہونے کی بھی دعا ہے۔
(ملفوظات جلد دوم ص۳۷۳)

اسی طرح بعض لوگ کثرت اولاد کی خواہش کے علاوہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد بڑی بڑی جائداد کی مالک اور عزت و وقار والی زندگی بسر کرنے والی ہو مگر ان کی توجہ اس طرف نہیں جاتی کہ ان کی اولاد متقی نیک اور صالح ہو اس طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے کچھ مال چھوڑنا چاہیئے مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو . . . . . اگر اولاد صالح ہو تو پھر کس بات کی پرواہ ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے خود فرماتا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ اگر بدبخت ہے تو خواہ لاکھوں روپیہ اس کے لئے چھوڑ جاؤ وہ بدکاریوں میں تباہ کر کے پھر قلاش ہو جائے گی اور ان مصائب اور مشکلات میں پڑے گی جو اس کے لئے لازمی ہیں جو شخص اپنی رائے کو خدا تعالیٰ کی رائے اور منشاء سے متفق کرتا ہے وہ اولاد کی طرف سے مطمئن ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح پر ہے کہ اس کی صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ اس کا تکفل کرے گا اور اگر بدچلن ہے تو جائے جہنم میں اس کی پرواہ تک نہ کرے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے کہ میں بچہ تھا جوان ہوا اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ میں نے متقی کو کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔ (ملفوظات جلد ہشتم)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اولاد کی تربیت کس طرح کی جائے اور اس کے لئے کونسے ذرائع اور وسائل بروئے کار لائے جائیں۔

سو واضح ہو کہ سب سے اہم اور بنیادی ذریعہ جس سے اولاد کی تربیت کی جا سکتی ہے وہ نیک نمونہ ہے پس ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی جائیں اور خدا تعالیٰ سے ایک پختہ اور مضبوط تعلق قائم کیا جائے۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خود یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔ یہودیوں کو دیکھو کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں ہیں وہ قوم ہے جو اس پر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰہِ وَاَحِبَّآؤُہٗ ہم اللہ تعالیٰ کے فرزند اور اس کے محبوب ہیں۔ مگر جب انہوں نے اللہ تعالیٰ سے رشتہ توڑ دیا اور دنیا ہی دنیا کو مقدم کر لیا تو کیا نتیجہ ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اسے سؤر اور بندر کہا . . . . . پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو"

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

"خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو ــــ اسی قدر کوشش اس امر میں کرو"

تربیت اولاد کے لئے دوسرا بہترین وسیلہ اور ذریعہ اولاد کی اخلاقی نگرانی اور بُری حرکت پر ہر وقت تنبیہ ہے۔ بچوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ جلدی کسی چیز سے اثر قبول کر لیتے ہیں اور ہر عادت کو جلدی اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے اگر ان کی پورے طور پر اخلاقی نگرانی کی جائے تو وہ اچھے اخلاق کے مالک بن جاتے ہیں۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہو جاتے ہیں۔ ایک حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اپنے جرائم کی وجہ سے پھانسی پر لٹکایا گیا اس آخری وقت میں اس نے خواہش کی کہ میں اپنی ماں سے ملنا چاہتا ہوں۔ جب اس کی ماں آئی تو اس نے اس کے پاس جا کر اُسے کہا کہ میں تیری زبان کو چوسنا چاہتا ہوں جب اس نے زبان نکالی تو اُسے کاٹ کھایا۔ دریافت کرنے پر اس نے کہا کہ اس ماں نے مجھے پھانسی پر چڑھایا ہے۔ کیونکہ اگر یہ مجھے پہلے ہی روکتی تو آج میری یہ حالت نہ ہوتی۔
(ملفوظات جلد دوم ص۳۷۳)

تربیت اولاد کے سلسلہ میں تیسرا اور اہم ذریعہ دعا ہے۔ اصل مربی دراصل خدا تعالیٰ کی ذات ہے اگر انسان کا اس وحدہ لاشریک کے ساتھ پختہ اور مضبوط تعلق قائم ہو جاتے تو وہ خود شفیق اور مہربان ہو کر انسان کی تربیت کرتا ہے۔ اس لئے ہر وقت ہر آن اس کے آستانہ پر دعا کی جائے کہ اے میرے خالق و مالک میرے محسن پروردگار تو میری اولاد پر رحم فرما اور اس کی اصلاح کے سامان مہیا کر۔ تب عرش الٰہی سے اس کی اولاد کے لئے تربیت کا سامان کیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"جس طرح اور جس قدر بچوں کو آرام دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کریں گو ایک حزب مقرر کر لیں اسلئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے"

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تربیت اولاد کے سلسلہ میں فرمایا ہے :۔

نماز باجماعت کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادت کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے زیادہ ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے . . . نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا . . . . بڑا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا

(باقی صفحہ کالم ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ اور صحت

محترم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم سی میڈیکل پریکٹیشنر ربوہ

مجلس انصار اللہ وہ مجلس ہے جو کہتے ہیں نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ آپ نے یہ ذمہ داری قبول کر کے اپنے آپ کو پابند کر لیا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے مددگار رہیں گے جو حی و قیوم قادر توانا خدا ہے گویا ایسے عزیز و غالب خدا کی مدد کا دعویٰ کرنا خود کو اس کے رنگ میں رنگین کرنا ہے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ۔ ہم انصار تبھی کہلا سکتے ہیں۔ جب حسین و توانا خدا کے رنگ میں رنگین ہو جائیں او لنگھڑے دماغ لڑکھڑاتی ٹانگوں متزلزل ارادوں میلے پارچات اور میلے جسموں کے ساتھ ہم بوڑھے تو کہلائیں گے لیکن انصار اللہ نہیں کہلا سکتے ہیں اس فوج میں شامل ہونے کے لئے اسی معیار پر پورا اترنا ہوگا جو اَحْسَنُ الْخَالِقِیْن کو پسند ہے۔

یہ تو قانون قدرت ہے کہ ہر شئے مختلف مدارج سے گذر کر آخر انحطاط پذیر ہو کر فنا سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔ انسان پر بھی یہ وقت آنا لازمی ہے۔

ان ایام میں اگر انسان اپنے کمزور ہوتے ہوئے قویٰ کو کام میں لائے رکھے تو آخر وقت تک زندگی آسودہ رہ سکتی ہے ورنہ ایک کے بعد دوسرا عضو بگڑتا چلا جائے گا عمر تو جتنی مقدر ہے انسان پا ہی لیتا ہے لیکن وہ عمر کیا جو یاس و ناامیدی اور تکلیف و بے کاری میں گذرے اور دیکھنے والوں اور جھیلنے والوں کے لئے بھی افسوس کا باعث بنی رہے۔ آج کی صحبت میں چند اصولی باتیں بطور تمہید عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ ہمارے بزرگ کس طرح باوقار و آرام دہ اور کارآمد زندگی گذار سکتے ہیں۔ ہر جاندار چیز خصوصاً انسان میں یہ جذبہ نمایاں نظر آتا ہے کہ وہ جیتا ہی رہے۔ کسی کا بھی تو مرنے کو جی نہیں چاہتا۔ دنیاوی خواہشیں آخر وقت تک ساتھ نہیں چھوڑتیں۔ بلکہ بڑھتی ہی جاتی ہیں۔ یہ کبھی کہ بوڑھے بیچ ہو جاتے لیکن کاروبار دنیا کے تمام لگ کر کوئی پڑی بھی بات ہے دنیا یونہی چلتی چلی آتی ہے اور انسان بھی اپنی خواہشات کے ختم ہو جاتا ہے آپ کی زندگی میں جو کام پایہ تکمیل کو پہنچ جائیں وہ اللہ کے فضل سے ہیں لیکن اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے چھوڑتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے حسن ظن رکھیں

مجلس انصار اللہ میں شمولیت کی عمر ۴۰ سال گذرنے سے شروع ہوتی ہے۔ درحقیقت ۴۰ سال سے پچاس سال کی عمر کا وقت صحت مند انسان کے لئے جوانی کا ہی زمانہ ہوتا ہے اس عمر تک جوانوں کی طرح قویٰ مضبوط اور مشقت برداشت کرنے کے قابل رہتے ہیں۔ ۵۰ سے ۶۵ کا زمانہ نیم جوانی نیم بڑھاپا کہا جا سکتا ہے ابھی عمر میں مشقت کے عادی مثلاً مزدور وکسان قریباً پورا کام کاج کرنے کے قابل رہتے ہیں اس عمر کے بعد کا زمانہ ہی دراصل وہ عمر ہے جہاں پہنچ کر انسان کو سخت مشقت جسمانی سے ریٹائر ہو جانا چاہیئے لیکن ہلکا کام کاج بشرط صحت سابقہ عمر کے مشاغل و عادات پر قائم رہتے ہوئے جاری رکھنا ضروری ہے ورنہ ذہنی طور پر بے کاری کے باعث یاس و ناامیدی کی سی حالت طاری ہو کر صحت جلدی ہی خراب ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے کوئی حد ہی نہیں۔ بلکہ ایسے بزرگ جن کی خون کی نالیاں صحت مند ہوں۔ ساری عمر کے مطالعہ۔ تجربہ۔ مشاہدہ کی بنا پر نہایت مفید وجود ثابت ہوتے ہیں۔ یہ دراصل ہی وہ قیمتی وجود ہیں جو اپنے نہایت ہی قیمتی مشوروں۔ پند و نصائح سے سوسائٹی کو راہ راست پر قائم رکھنے کے اہل ہوتے ہیں۔

جوں جوں عمر گذرتی جاتی ہے۔ انسان کی جولانی میں کمی آ جاتی ہے وہ سمجھتا ہے کہ اچھے کپڑے پہننے کی اب اس کو ضرورت نہیں رہی کچھ طبیعت کی سستی کچھ یہ سمجھ کر کہ وہ اب کمزور ہو رہا ہے صاف لباس زیب تن کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا لباس اور جسم کی صفائی ہر عمر میں ضروری ہے۔ اس سے ایک فرحت دل و دماغ و روح کو فرحت رہتی ہے۔ دوسرے سوسائٹی میں عزت و وقار حاصل ہوتا ہے۔ تیسرے عبادت کی طرف دل زیادہ مائل ہوتا ہے چوتھے بیماریوں سے بچ کر صحت برقرار رہتی ہے اسلام نے صفائی پر زور دیا ہے (لباس و جسم گھر ماحول و عبادت گاہ کی صفائی۔ اگر آپ کمزور ہیں یا معذور ہیں کہ صفائی کا خود خیال نہیں رکھ سکتے اور عام حالات آپ کے لئے یہ ممکن بھی نہیں تو اپنے بیٹوں پوتوں کو تلقین فرماتے رہیں۔ اس طرح سوسائٹی میں صفائی کی عادت پڑے گی اور بے شمار روحانی و جسمانی بیماریوں سے بچے رہیں گے

دوسری اہم چیز ورزش ہے صفائی کی طرح یہ بھی ہر عمر میں ضروری ہے اتنی ضروری کہ جتنا سونا اور کھانا۔ صحت اور عمر کے لحاظ سے اس کی نوعیت بدلتی رہتی ہے۔ صحت مند کے لئے عادت کے مطابق کھیلوں میں حصہ لیتے رہنا ضروری ہے۔ جو کھیلوں کے عادی نہیں۔ اُن کے لئے کھلی ہوا میں پیدل سیر بہترین ورزش ہے

سائیکل کی سواری یا پیدل اپنے ماحول میں کام کاج کے سلسلہ میں چلتے پھرتے رہنا مفید ورزش کا سامان پیدا کرتے ہیں آجکل موٹروں سکوٹروں کا زمانہ ہے ان ضرورتوں کے وقت یہ نہایت ہی مفید سواریاں ہیں۔ لیکن جو لوگ بالکل ہی ان کے محتاج رہتے ہیں وہ بہت جلد اپنی ...... صحت کھو بیٹھتے ہیں۔ اسلئے جہاں وقت ضائع کئے بغیر پیدل چل کر جانے سے کام چل سکے تو ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے تاکہ اعضاء میں حرکت رہے اور دوران خون جسم میں پورا ہوتا رہے ورنہ جسمانی اعضاء بہت جلد کمزور ہوتے چلے جائیں گے۔ حرکت میں ہی برکت ہے۔ جن دوستوں کو گھوڑے میسر ہیں۔ دن میں ایک مرتبہ کم سے کم ضرور کچھ فاصلہ سواری کرنا چاہیئے۔ گھوڑے کی سواری بہترین ورزشوں میں سے ہے

انسانی دماغ بھی ورزش کا محتاج ہے اس کے لئے مطالعہ اور دیگر دماغی کام کرتے رہنا چاہیئے۔ دماغی کام کرتے رہنے سے دماغی قوتوں میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ ترقی ہوتی رہتی ہے۔

نیند اس عمر میں ایک نہایت ہی اہم جسمانی اور دماغی ضرورت ہے عام طور پر اس عمر میں نیند کم آتی ہے اس کی تین موٹی وجوہات ہیں۔ اول تفکرات دوئم مختلف عوارض سوئم کمی خون۔ اس عمر کے تفکرات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ یہ احساس کہ عمر تھوڑی رہ گئی ہے۔ فلاں مسئلہ حل نہیں ہوا۔ اضطراب پیدا کرتے ہیں۔ یہ مستقل مشکل اختیار کر لیتے ہیں اور نیند میں خلل پیدا کرتے ہیں

کمی خون زیادہ تر خوراک کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس عمر میں کئی قسم کے جسمانی عوارض خصوصاً معدہ اور جگر کی خرابی کی وجہ سے پوری خوراک نہ کھائی جا سکتی ہے۔ نہ ہضم ہی ہوتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون جسمانی ضرورت کے مطابق پورا نہیں بنتا۔

دماغ میں اگر دوران خون پورا نہ ہو تو نیند میں کمی واقع ہو جاتی ہے اس کی ایک مثال بلڈ پریشر ہے۔ زیادہ یا کم دونوں حالتوں میں دوران خون کم ہو جاتا ہے اور نیند میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

نیند جسمانی و دماغی قویٰ کو آرام پہنچا کر پھر سے تروتازہ کر دیتی ہے۔ نیند نہ آ سکنے کی صورت میں تھکاوٹ پر مزید تھکاوٹ ہوتی جائے گی۔ اور قویٰ بہت جلد مضمحل ہو کر کمزور ہوتے چلے جائیں گے اور عمر میں کمی واقع ہوتی جائے گی۔

کھانا پینا زندگی قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اس عمر میں قدرتی طور پر ایک طرف کھانے کی مقدار میں کمی خون واقع ہو جاتی ہے۔ دوسرے جو کھایا جائے۔ پورے طور پر ہضم نہیں ہوتا اسلئے خوراک تھوڑی لیکن طاقت پیدا کرنے والی ہونی چاہیئے عادت و استطاعت کے مطابق خوراک کھاتے رہنا چاہیئے۔ اناج۔ دودھ۔ گوشت۔ سبزی پھل۔ ہر ملک۔ ہر عمر ہر موسم ہر بیماری کی غذائیں ہیں تو بدل کیساتھ حسب منشاء حسب ذائقہ استعمال کرتے رہنا چاہیئے۔ بلا ضرورت پرہیز صحت کی حالت میں یا بیماری کے دوران کمزوری پیدا کرتا ہے۔

مرغن غذائیں ہر عمر میں نقصان دہ ہیں اور دوررس خراب نتائج پیدا کرتی ہیں۔ مرچ۔ مصالحہ۔ نمک اور چینی کی کثرت بھی نقصان دہ ہے۔ غذا میں افراط و تفریط بھی نقصان دہ ہے۔ غذا بدل بدل کر استعمال کریں۔ دودھ بھی۔ گوشت بھی۔ اناج بھی سبزی اور پھل بھی اگر کسی صاحب کو ان چیزوں کی استطاعت نہیں تو خشک روٹی ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے حالات کے مطابق کافی ہے اللہ تعالیٰ نے جو ہر چیز کا رب ہے جس نے اس میں آپ کے لئے غذائیت کی تمام ضروریات مہیا کر رکھی ہیں۔

(مرسلہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۳)

کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے رفقاء ہیں اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ یہ کہا جاتے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور قابل علاج نہیں ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ سوم)

بالآخر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تربیت اولاد کی اہمیت کو سمجھنے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق عمل کرنے اور کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ا۔ مسیح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنیوالے مخلصین

(۷)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۶۳۰	مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب بمعہ اہل و عیال گجرات	۵۰۰
۱۶۳۱	" " برکات احمد صاحب ذبیح حیدر آباد	۵۰۰
۱۶۳۲	" " غلام قادر صاحب سنجانب والدین حیدر آباد	۵۰۰
۱۶۳۳	" شریف احمد صاحب ظفر حیدر آباد	۵۰۰
۱۶۳۴	" محمد شریف صاحب ڈھلواں فضل عمر ماڈل فارم سندھ	۵۰۰
۱۶۳۵	محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب ڈھوال	۵۰۰
۱۶۳۶	مکرم منصور احمد صاحب ڈھلواں فضل عمر ماڈل فارم سندھ	۵۰۰
۱۶۳۷	" بشیر احمد صاحب اوکاڑہ ضلع ساہیوال	۵۰۰
۱۶۳۸	محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ نارنگ منڈی شیخوپورہ	۵۰۰
۱۶۳۹	مکرم چوہدری سردار محمد صاحب، غلام محمد، محمود صاحبان ضلع شیخوپورہ	۵۰۰
۱۶۴۰	" " اسد اللہ خان صاحب چک ۵۵/2-L ضلع ساہیوال	۵۰۰
۱۶۴۱	محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب ساہیوال	۵۰۰
۱۶۴۲	مکرم چوہدری دلدار احمد صاحب کوٹھے والا ضلع ملتان	۵۰۰
۱۶۴۳	" " فوج دار صاحب (مرحوم) " " "	۶۰۰
۱۶۴۴	" " عمر دین صاحب (مرحوم) " " "	۵۰۰
۱۶۴۵	" " فضل الدین صاحب (مرحوم) " " "	۵۰۰
۱۶۴۶	" " محمد انور صاحب ٹھیکیدار ضلع راولپنڈی	۵۰۰
۱۶۴۷	" " محمد شریف صاحب " "	۵۰۰
۱۶۴۸	" شیخ سعید احمد صاحب جڑانوالہ ضلع لائل پور	۵۰۰
۱۶۴۹	" چوہدری برکت علی صاحب چک ۵۷۵/گ ب " "	۵۰۰
۱۶۵۰	" " غلام احمد صاحب سابق چیئرمین گنگاپور	۵۰۰
۱۶۵۱	" " نذیر احمد صاحب جہلم	۵۰۰
۱۶۵۲	" بشیر الدین صاحب کمیشن ایجنٹ وہاڑی ضلع ملتان	۵۰۰
۱۶۵۳	" ملک صلاح الدین صاحب وہاڑی ضلع ملتان	۵۰۰
۱۶۵۴	" ملک نصیر احمد صاحب " " " "	۵۰۰
۱۶۵۵	" چوہدری عبد السلام سرکل آفیسر امداد باہمی وہاڑی ضلع ملتان	۵۰۰
۱۶۵۶	" حفیظ احمد صاحب وہاڑی ضلع ملتان	۵۰۰
۱۶۵۷	" جلال الدین صاحب " " "	۵۰۰
۱۶۵۸	" ملک حفیظ اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ وہاڑی ضلع ملتان	۵۰۰
۱۶۵۹	" عباد اللہ صاحب " " " " "	۵۰۰
۱۶۶۰	" چوہدری علی محمد صاحب گوندل صحابی گوٹھ احمدیاں ضلع تھرپارکر	۵۰۰
۱۶۶۱	" میاں احمد دین صاحب دوکاندار گوجرانوالہ	۵۰۰
۱۶۶۲	" عبد الرحمٰن صاحب صابر "	۵۰۰
۱۶۶۳	" چوہدری طاہر محمود صاحب باجوہ "	۵۰۰
۱۶۶۴	" بابو اقبال الٰہی صاحب محکمہ واپڈا "	۵۰۰
۱۶۶۵	" یو۔ اے مخدوم صاحب مع خاندان اسلام آباد	۶۰۰
۱۶۶۶	محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ والدہ مکرم یو۔ اے مخدوم صاحب اسلام آباد	۵۰۰
۱۶۶۷	مکرم ٹھیکیدار عبد الغفار صاحب اسلام آباد	۵۰۰
۱۶۶۸	" رشید احمد صاحب سنوری "	۵۰۰
۱۶۶۹	محترمہ بیگم صاحبہ شیخ عبد اللطیف خان صاحب اسلام آباد	۵۰۰
۱۶۷۰	مکرم سعید احمد صاحب ایم۔ اے "	۵۰۰

(باقی)

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود رضؓ

نظارت اصلاح و ارشاد کے اعلان کے مطابق ۲۰ر تبلیغ/فروری کو کثرت سے احمدی جماعتوں میں جلسے ہوئے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۲۰ر فروری کی پیشگوئی بابت مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان کے اسماء درج ذیل ہیں:-

جماعت ہائے احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔ بہاولپور۔ پشاور۔ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔ ننگڑی ضلع گوجرانوالہ۔ جڑانوالہ۔ جھنگ صدر۔ چک ۲۷۰/A کاچیلو (سندھ) چک منگلا ضلع سرگودھا۔ چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ۔ چنیوٹ۔ خوشاب۔ دنیا پور ضلع ملتان۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ راولپنڈی۔ رحیم یار خاں۔ روہڑی سیمنٹ ورکس۔ سرگودھا۔ سکھر۔ سماعیلہ ضلع گجرات۔ سمبڑیال۔ سیالکوٹ شہر۔ علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ قمر آباد (سندھ) کرونڈی ضلع خیرپور۔ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ گوجرانوالہ شہر۔ گوجرہ۔ لالہ موسیٰ۔ مردان۔ ملتان چھاؤنی۔ مونگ ضلع گجرات۔ مہدی آباد ضلع نواب شاہ۔ نصرت آباد اسٹیٹ (سندھ)

لجنات اماء اللہ احمد آباد اسٹیٹ (سندھ)۔ احمد نگر۔ اوکاڑا۔ بستی جمال والا کھاکھی پشاور۔ پیر محل۔ جمال پور۔ جہلم۔ چنیوٹ۔ حیدر آباد (سندھ) ڈیرہ غازیخان۔ ساہیوال۔ سرگودھا۔ شیخ پور ضلع گجرات۔ صادق آباد ضلع رحیم یارخاں۔ قصور۔ گوجرانوالہ شہر۔ گولیکی ضلع گجرات۔ لودھراں۔ محمود آباد اسٹیٹ (سندھ) ملتان۔ ٹبی سر روڈ (سندھ) نور نگر فارم (سندھ)

نئی مجالس کا قیام

۱۔ ہر اُس مقام پر جہاں سات سے پندرہ سال کی عمر کے دو سے زیادہ احمدی بچے ہوں مجلس اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم ہونی ضروری ہے۔

۲۔ اگر کسی مقام پر اطفال تو موجود ہوں لیکن مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہ ہو تو مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب سے درخواست ہے کہ مرکز سے رابطہ پیدا کرکے وہاں مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کریں اور وہ خود یا کسی موزوں دوست کو مربی اطفال مقرر کرکے بچوں کی تربیت و نگرانی کا انتظام فرمائیں۔

۳۔ اگر کسی مقام پر صرف ایک یا دو طفل ہوں تو انہیں کسی قریب کی مجلس کے ساتھ شامل کر دیا جائے تاکہ تنظیم سے باہر کوئی طفل نہ رہے۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم صوفی عبد الغفور صاحب کارکن وقف جدید ربوہ کی والدہ محترمہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ عمر کے تقاضا کی وجہ سے بہت کمزور ہیں۔ (۲) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ظفر آباد فارم سندھ آجکل بیمار ہیں۔ (۳) مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرحیم صاحب ہیلتھ آفیسر پشاور بعارضہ قلب بیمار ہیں اور گورنمنٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ (۴) مکرم حکیم نذر محمد صاحب چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ دانت درد میں مبتلا ہیں۔ (۵) مکرم میاں سعید احمد صاحب ناصر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لائل پور کے والد محترم سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (۶) مکرم ملک محمد اسحاق صاحب محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کے دائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ عنقریب لائل پور سول ہسپتال میں اپریشن ہوگا۔

احباب ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا فرمائیں۔

بچوں کی طاقت کی مشہور دوا

بے بی ٹانک

بچوں کی کمزوری، سوکھا پن، دانت نکالنے کی تکالیف، دستوں، بدہضمی اور مٹی کھانے کی عادت کیلئے بہترین دوا اور ٹانک ہے قیمت فی شیشی ۳/-

کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۰۶ ، ۶۰۷

"قائدین خدام الاحمدیہ مجلس مشاورت پر اپنی مجلس کا چندہ دفتر خدام الاحمدیہ میں جمع کرادیں۔" (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا ہر قدم گذشتہ سال کی نسبت آگے بڑھیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا لازمی چندوں کے متعلق بصیرت افروز ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ ہجرت ۱۳۵۲ ہش مطابق ۱۱ مئی ۱۹۷۳ء میں فرمایا:-

"میں نے ۲۰ اپریل کو صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کو پورا کرنے کے متعلق ایک خطبہ دیا تھا اس میں میں نے ایک طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنا بجٹ پورا کریں اور دوسری طرف یہ امید ظاہر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھائے گا۔۔۔۔ میری یاددہانی کا نتیجہ دو شکلوں میں ظاہر ہوا۔ ایک تو یہ کہ احباب نے بڑے پیار کا مظاہرہ کیا میری آواز پر لبیک کہتے ہوئے عہدیداروں نے دن رات کام کیا اور وہ لوگ (ایسے افراد سینکڑوں ہوں گے) جنہوں نے سال بھر سستی دکھائی تھی اپنا سارے کا سارا چندہ ادا کر دیا۔ کئی دوست جن کے ذمے بڑی بڑی رقمیں واجب الادا تھیں انہوں نے وہ ادا کر دیں۔۔۔۔ اور اس طرح ۱۰ مئی کو نہ صرف وہ بقایا صاف ہو گیا بلکہ اڑتیس ہزار کے قریب زائد آمد ہوئی"

بالکل یہی صورتِ حال اس سال بھی ہے۔ بعض جماعتوں کے احباب کے ذمے ہنوز بقایاجات کی رقوم قابلِ ادا ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ ہمت اور استقلال سے کام لے کر نہ صرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اپنے بقایاجات ادا فرماویں بلکہ دنیا پر یہ ثابت کر دیں کہ وہ الٰہی جماعت کے افراد ہیں اور اُن کا قدم خواہ کیسی ہی دنیوی مشکلات کیوں نہ ہوں پیچھے نہیں بلکہ آگے ہی آگے بڑھتا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں دین کی خاطر مسلسل قربانیاں کرنے اور اپنے افضال جذب کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے نعم البدل

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ۲۴ اور ۲۵ مارچ ۱۹۷۴ء کی درمیانی شب کو ساڑھے ۳ بجے مبلغِ مغربی جرمنی مکرم ملک منصور احمد صاحب عمر شاہد کی نومولود بیٹی صرف ۳۶ دن تک زندہ رہنے کے بعد وفات پا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ بچی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی نواسی تھی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبرِ جمیل دے اور انہیں نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

خدام الاحمدیہ کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس کی تاریخوں میں تبدیلی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی اکیسویں سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ اپریل تا ۳ مئی ۱۹۷۴ء ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی مجلس سے نمائندے طے کر کے ان کے نام مرکز میں ارسال فرماویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی: مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد = ۵ فٹ ۶ انچ ۔ وزن = ۱۱۳ پونڈ ۔ چھاتی = ۳۰-۳۲ ۔ تعلیم = پانچ جماعت

عمر = ۱۷ سال سے ۲۰ سال تک

میٹرک، ایف۔اے = ۲۱ سال تک

بی۔اے = ۲۲ سال تک

(ناظر امور عامہ)

شادی کی تقریب سعید

۲۳ مارچ ۱۹۷۴ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر محترمہ صاحبزادی امۃ الناصر تسنیم صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں دیگر بزرگان سلسلہ، افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احباب جماعت کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بھی مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی۔ صاحبزادی امۃ الناصر تسنیم صاحبہ کا نکاح ۵ جنوری ۱۹۷۴ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید شاہد حامد صاحب ایم۔اے ابن محترم سید عبدالجلیل شاہ صاحب مرحوم مغفور کے ہمراہ پڑھا تھا۔ دلہن حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پوتی ہے اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نواسی ہے اور دلہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت سید حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ آف سیالکوٹ کا پوتا اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب (ابن حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) کا برادر نسبتی ہے۔

تقریب رخصتانہ محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی کوٹھی میں عمل میں آئی جس کا آغاز عزیز محمد اقبال صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا بعد ازاں مکرم صالح محمد خان صاحب شاہد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم دعائیہ کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز ۲۴ مارچ کو ایک بجے دوپہر مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کی کوٹھی واقع محلہ دارالصدر غربی میں دلہا کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر بھی دیگر افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بھی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے ہمراہ بنفسِ نفیس تشریف لائے۔ دعوت کے اختتام پر حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

ادارہ الفضل شادی کی اس تقریب سعید پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت بیگم صاحبہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ اور محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کی خدمت میں، نیز دیگر تمام افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت میر حامد شاہ صاحبؓ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین۔

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

بقیہ صفحہ اول

جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد یعنی غلبہ اسلام پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ اسلام کے غلبہ اور پاکستان کی ترقی اور استحکام کے سلسلے میں ہماری جماعت پر خصوصی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس کی بجا آوری کے لئے ضروری ہے کہ ہم خاص طور پر دعائیں کریں اور ساتھ ہی اپنے اعمال کا جائزہ بھی لیتے رہیں کہ آیا دنیا کی اصلاح کے سلسلے میں ہم اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ اپنے فرائض کو کس حد تک ادا کر رہے ہیں۔

آخر میں صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ہزاروں روپے کے قیمتی جانوروں کی جان
شفائے اپھارہ
کے ایک پیکٹ سے پندرہ منٹ میں بچ جاتی ہے۔ جادو اثر دوا۔ ہر پیکٹ پر پورے فائدہ کی گارنٹی قیمت ۷۵/- درجن /۶ دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔
شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴